احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 14- مئی 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 14 مئی 1998ء 17 محرم 1419ھجری 14 ہجرت 1377ھش | جلد 48-83 نمبر 101

سجدہ میں دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب مایقول فی الرکوع والسجود)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

دعا دو قسم کی ہے' ایک تو معمولی طور سے' دوم وہ جب انسان اسے انتہاء تک پہنچا دیتا ہے پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)

ہر ایک کو چاہئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا' مال' اولاد' بیوی بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں۔ان کی قدرِ عزت' خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعرات کا دن

11-20 دن سندھی پروگرام
12-20 دوپہر المائدہ
2-50 کوئز تاریخ احمدیت
3-30 درثمین
4-30 ڈچ زبان سیکھئے
7-00 ہومیوپیتھی کلاس

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع مجالس

انصار اللہ پاکستان 1997ء

○ 1۔ نظامت ضلع اسلام آباد اول مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب
2۔ نظامت ضلع راولپنڈی دوم چوہدری مبارک احمد صاحب
3۔ فیصل آباد سوم عبدالرحمان صاحب سیفی

مجلس مشاورت 1998ء کے آخری دن مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر مجلس مشاورت نے ان ناظمین اضلاع کو اسناد خوشنودی تقسیم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

(قائد عمومی انصار اللہ پاکستان)

خوشحالی اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

کلام الٰہی نے بتایا ہے کہ انسان کے لئے اس دنیا میں بھی جنت کے سامان پیدا کئے گئے ہیں اور مرنے کے بعد یعنی اس دنیا سے دوسری دنیا کی طرف منتقل ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی رضا کی جنتوں میں انہیں داخل کرے گا۔ یہی حقیقی نجات ہے۔ اب یہ بات کہ خدا تعالیٰ کا پیار انسان کو حاصل ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی خوشحالی کے سامان پیدا ہو جائیں۔ یہ کسی اور کے مجاہدہ اور قربانی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ یہ خود انسان کے اپنے عمل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں انتہائی کوشش کرے۔ خدا کے سوا کسی کی طرف ذرہ بھر میلان نہ ہو۔ دل میں غیر اللہ کے ہر نقش اور ہر دوئی کو مٹا کر خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک سچا اور زندہ تعلق قائم کرے۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کے نتیجہ میں جو خوشحالی پیدا ہوتی ہے' وہ اس دنیا میں بھی جنت کے سامان پیدا کر دیتی ہے اور اخروی جنتوں کا بھی انسان کو وارث بنا دیتی ہے۔ یہ ہے وہ حقیقی نجات اور اس کا حسین تصور جو دین حق نے پیش کیا ہے یہی وہ نجات ہے جس کے حصول کے ذرائع دین حق نے بیان کئے ہیں اور یہی وہ نجات ہے جس کی حقانیت کی خدا تعالیٰ کے کروڑوں محبوب بندوں نے پچھلے چودہ سو سال میں گواہی دی۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو انہوں نے حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس شیریں آواز کو انہوں نے سنا جس کے مقابلہ میں دنیا کی ہر آواز بھدی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوے دیکھے تو انسان کو معلوم ہوا کہ حسن کا اصل سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر ہمیں اور کہیں خوبصورتی نظر آتی ہے مثلاً گلاب کے پھول میں یا مثلاً برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں کی چوٹیوں کی طرف ہم دیکھتے ہیں تو وہاں خوبصورتی نظر آتی ہے یہ ساری چیزیں تو ذیلی ہیں یہ تو ایک ہلکا سا جلوہ ہے خدا تعالیٰ کی صفات کا حسن کا اصل منبع اور سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(از خطبہ 27 دسمبر 1974ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل وجواہر

محرم کی دردناک کہانی

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا حقیقت افروز بیان:-

"ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم اور ہمارے بھائی مبارک احمد کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ

نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔

اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور **آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے دل بہت بے چین ہو رہا تھا"**

(سیرت طیبہ صفحہ 42-43- تقریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جلسہ 1959ء ناشر شعبہ نشرواشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

غلیظ گالیوں کا نہایت حسین انتقام

حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر کے قلم سے فروری 1892ء کے ایک واقعہ کا تذکرہ۔ تحریر فرماتے ہیں:-

(محبوب رایوں کے مکان واقع ننگے منڈی لاہور میں) ایک سائیس سراج الدین..... نورالدین نانبائی کے مکان میں رہا کرتا تھا ایک روز وہ حضرت (بانی سلسلہ) سے ملنے کے بہانے سے آیا اور آکر سامنے بیٹھ گیا جب موقعہ پایا تو اجازت چاہی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں (آپ) نے اجازت دے دی اس پر اس نے گالیاں نکالنی شروع کر دیں اور اس قدر گالیاں دیں کہ گالیوں کی لغات میں کوئی لفظ اس نے باقی نہ چھوڑا۔ جب ذرا ٹھہر جاتا تو فرماتے سائیں صاحب کچھ اور- وہ

پھر بھڑک اٹھتا گالیاں شروع کر دیتا

حضرت ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتے رہے اور سنتے رہے اس پر ہمیں بھی جوش پیدا ہوا ہم نے اسے سرزنش کرنے کی کوشش کی مگر (آپ) نے منع فرمایا"

ایک اور روایت مزید یہ ہے کہ جب مغلظات بکنے کے بعد خود ہی خاموش ہو گیا تو حضرت صاحب نے اسے مخاطب کر کے فرمایا:-

"بھائی کچھ اور بھی کہہ لے" اس پر وہ گڑگڑا کر آپ کے پاؤں پر گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا اور کہنے لگا **مجھ سے سخت نادانی ہوئی میں آپ کے مرتبہ کو نہیں پہچانتا میری توبہ"**

(حیات..... جلد سوم صفحہ 249- 250 مولفہ حضرت عرفانی الکبیر سابق ایڈیٹر الحکم" قادیان مطبوعہ اسلامی پریس حیدر آباد دکن۔ اشاعت اگست 1952ء)

توکل کا عجیب مقام

حضرت صوفی احمد جان صاحب لودھیانوی ایک نہایت پاک نفس اور صاحب کشف بزرگ اور سجادہ نشین تھے براہین احمدیہ جیسی معرکہ آراء اور شاہکار تصنیف منظر عام پر آئی تو جو شخص مرید ہونے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ فرماتے کہ سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں جاؤ حضرت صاحب کی بیعت کرو۔

آپ کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب اپنے والد ماجد کی متوکلانہ زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"ہمارے گھر میں خرچ نہ تھا- میرے والد صاحب نے میری والدہ سے پوچھا آٹا ہے؟ کہا نہیں- مال ہے؟ جواب نفی میں ملا- ایندھن ہے وہی جواب تھا- جیب میں ہاتھ ڈالا دو روپے تھے- فرمانے لگے اس میں تو اتنی چیزیں پوری نہیں ہو سکتیں میں ان دو روپوں کی **تجارت کرتا ہوں- وہ دو روپے کسی غریب کو دے کر نماز پڑھنے...... چلے گئے- راستہ میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دیئے-** واپس آکر فرمایا لو میں تجارت کر آیا ہوں- اب سب چیزیں منگوالو- اللہ کی راہ میں مال دینے سے گھٹتا نہیں بڑھتا ہے"

(انعامات خداوند کریم صفحہ 221-222 تصنیف لطیف حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی ناشر حکیم محمد عبداللطیف صاحب شاہد تاجر کتب نمبر14 مین بازار گوالمنڈی لاہور)

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
(درثمین)

احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

(پاکستانی وقت کے مطابق)

مجلس انصار اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب (خطبہ جمعہ) اور اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ خطبہ جمعہ حسب معمول 5 بجے شام اور اختتامی خطاب کا سیشن اتوار کو ساڑھے آٹھ بجے رات ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ ہفتہ کے دن اجتماع کی کوئی ٹرانسمیشن نہیں ہوگی۔

اجتماع انصار اللہ جرمنی کے اہم پروگرام جو احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہوں گے ان کی تفاصیل ذیل میں درج ہیں۔

جمعہ- 15 مئی 1998ء

4-30	سہ پہر- لائیو- تعارف
4-45	سہ پہر- لائیو- پرچم کشائی کی تقریب
5-00 تا 6-00	لائیو- خطبہ جمعہ (افتتاحی خطاب)
6-05 تا 6-35	- اجتماع 98ء کی تیاری
6-40 تا 7-10	- اجتماع کے بارے میں انصار کے تاثرات
7-15 تا 7-45	- معائنہ اجتماع 1998ء
7-45 تا 8-30	لائیو- سپورٹس
8-34 تا 9-00	مقام اجتماع Bad Kreuznach کے بارے میں ڈاکومنٹری
9-00 تا 9-15	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی

اتوار- 17- مئی 1998ء

2-45 تا 3-15	سہ پہر- ریکارڈنگ- فائنل مقابلے- نظم و تقاریر
3-15 تا 3-45	سہ پہر- ریکارڈنگ- فائنل مقابلے والی بال
3-45 تا 4-15	سہ پہر- ریکارڈنگ- فائنل مقابلے باسکٹ بال
4-15 تا 6-15	سہ پہر- لائیو- امیر صاحب جرمنی کے ساتھ دو سیشن
6-15	شام- ریکارڈنگ- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی (گذشتہ روز یعنی ہفتہ کے پروگرام کی ریکارڈنگ اس وقت تک پیش کی جاتی رہے گی جب تک لائیو پروگرام شروع نہیں ہو جاتا)
7-00 تا 8-00	رات- لائیو- کبڈی- سپیشل
8-00 تا 8-30	رات- ریکارڈنگ- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-30	رات- لائیو- اجتماع کا آخری اجلاس اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

وفا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے شادی کی ان کی پاکیزگی قربانیوں اور خدمات کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں اور کوئی شادی نہیں کی۔ شعب ابی طالب کے واقعہ کے بعد وہ فوت ہو گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بعد متعدد شادیاں کیں مگر حضرت خدیجہؓ کو بھلایا نہیں۔ اکثر ان کا محبت سے ذکر فرماتے اور گھر میں جب کوئی جانور ذبح ہوتا تو ڈھونڈ کر حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو اس کا گوشت بھجواتے تھے۔

(بخاری کتاب الادب باب حسن العہد من الایمان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرک کی دس اقسام

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے قلم سے

فرماتا ہے۔ توحید کے مقابلہ میں شرک کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص بلندی سے گر جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور ہوا اس کے ٹکڑوں کو دور دور پھینک دے۔ کیونکہ مشرک اپنے کئی آقا تجویز کرتا ہے اور ہر آقا کو اس کے گوشت پر حق ہے۔

اس جگہ یاد رکھنا چاہئے کہ شرک کا مسئلہ ایسا سیدھا سادہ نہیں جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ نہایت باریک مسئلہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر قومیں جو بظاہر شرک کی مخالف ہیں عملاً شرک میں مبتلا پائی جاتی ہیں۔ اور اس کا سبب یہی ہے کہ وہ شرک کی حقیقت سمجھنے سے قاصر رہی ہیں اصل بات یہ ہے کہ شرک کی کوئی ایک تعریف نہیں ہے بلکہ مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے اس مرض کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ جب تک اسے ایک تعریف کے اندر لانے کی کوشش نہ کی جائے اس وقت تک یہ مسئلہ ایک عقدہ لاینحل ہی رہتا ہے۔ میرے نزدیک شرک مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہے۔

اول یہ خیال کرنا کہ ایک سے زیادہ ہستیاں ہیں جو یکساں طاقتیں رکھتی ہیں اور سب کی سب دنیا کی حاکم اور سردار ہیں۔ یہ شرک فی الذات ہے۔

دوسرے یہ خیال کرنا کہ دنیا کی مدبر ہستیاں ایک سے زیادہ ہیں جن میں کمالات تقسیم ہیں کسی میں کوئی کمال ہے اور کسی میں کوئی۔ یہ شرک بھی شرک فی الذات میں ہی داخل ہے۔

تیسرے وہ اعمال جو مختلف قوموں میں عاجزی اور انکساری کے لئے اختیار کئے گئے ہیں۔ ان میں سے جو حد درجہ کے انتہائی عاجزی کے اعمال ہیں ان کو خدا کے سوا کسی اور کے لیے اختیار کرنا۔ مثلاً سجدہ کے علاوہ بھی مختلف اقوام میں مختلف حرکات بدن انتہائی تذلل کے لئے قرار دے دی گئی ہیں۔ جیسے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا۔ یا رکوع وغیرہ کرنا۔ ان سب امور کو خدا تعالیٰ نے عبادت الٰہی کا حصہ بنا دیا ہے۔ پس اب یہ عمل کسی اور کے لئے جائز نہیں۔

چہارم شرک کی چوتھی قسم یہ ہے کہ انسان اسباب ظاہری کے متعلق یہ سمجھے کہ ان سے میری سب ضرویات پوری ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے تصرف کا خیال دل سے ہٹا دے اور یہ خیال کرے کہ صرف مادی اسباب ہی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ بھی شرک ہے۔ ہاں اگر یہ خیال کرے کہ ان سامانوں میں خدا تعالیٰ نے فلاں طاقت رکھی ہے اور اس کے ارادہ کے ماتحت ان کے نتائج پیدا ہوں گے تو یہ شرک نہیں ہو گا۔

پنجم شرک کی پانچویں قسم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ مخصوص صفات جو اس نے بندوں کو نہیں دیں۔ جیسے مردہ کو زندہ کرنا یا کوئی چیز پیدا کرنا یا خدا تعالیٰ کا ازلی اور غیر فانی ہونا ایسے امور میں خدا تعالیٰ کی خصوصیت کو مٹا دیا جائے۔ اور ان صفات میں کسی غیر کو شریک کر لیا جائے۔ خواہ اس عقیدہ کی بنا پر ہی شریک کیا جائے کہ خدا نے اپنی مرضی اور اپنے اذن کے ساتھ یہ صفات یا ان کا کچھ حصہ کسی خاص شخص کو دیدیا ہے۔ یہ بھی شرک ہی ہو گا۔

ششم شرک کی چھٹی قسم یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب کو بالکل نظر انداز کر دے اور یہ سمجھے کہ کسی شخص یا کسی چیز نے بلا ان اسباب کے استعمال کرنے کے جو خدا تعالیٰ نے کسی خاص کام کے لئے مقرر کئے ہیں اپنی خاص طاقت کے ذریعہ سے اس کام کو پورا کر دیا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے آگ کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ کسی شخص نے اپنی ذاتی طاقت سے بلا دوسرے ذرائع استعمال کرنے کے جو قانون قدرت میں رکھے گئے ہیں آگ لگا دی تو یہ شرک ہو گا۔ لیکن اس میں مسمریزم وغیرہ شامل نہیں۔ کیونکہ یہ طاقتیں خود قانون قدرت کے اندر شامل ہیں۔ کسی شخص کے ذاتی کمالات نہیں۔

ہفتم شرک کی ساتویں قسم یہ ہے کہ یہ خیال کیا جائے کہ خدا کو کسی بندہ سے ایسی محبت ہے کہ وہ اس کی ہر ایک بات مان لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ وہ بندہ خدائی طاقتیں رکھتا ہے۔

ہشتم شرک کی آٹھویں قسم یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے خدا تعالیٰ کے قانون قدرت نے کسی کام کے کرنے کی کوئی طاقت نہیں دی۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لیا جائے کہ وہ فلاں کام کرے گی۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں اپنے آپ کو السمیع قرار دیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ کامل طور پر لوگوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ یعنی فاصلہ اور وقت کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اب اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی بجائے مردوں کی قبروں پر جاتا اور ان سے اپنی مرادیں مانگتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے السمیع ہونے میں مردوں کو بھی شریک کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودان باطلہ کو لوگ اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ سب کے سب مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اس (-) میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے اس خیال کی تردید فرمائی ہے کہ ہمارے معبود بھی دلوں کے بھید جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ جو خالق ہو وہی اپنی مخلوق کی اندرونی طاقتوں اور اس کی ضروریات سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ مگر جن کو تم پکارتے ہو وہ تو خود سب کے سب مخلوق ہیں انہوں نے تمہارے حالات کو کیا جاننا ہے۔ اور پھر وہ مردہ ہیں زندہ نہیں۔ انہوں نے تمہاری مدد کیا کرنی ہے انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ گویا ان کا انجام بھی دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص کسی قبر پر جاتا اور مردہ کو کسی تصرف کے لئے کہتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی طرح بتوں۔ دریاؤں۔ سمندروں اور سورج اور چاند وغیرہ سے مرادیں مانگنا اور دعائیں کرنا بھی شرک میں ہی شامل ہے۔

نہم شرک کی نویں قسم یہ ہے کہ ایسے اعمال جو مشرکانہ رسوم کا نشان ہیں گو اب شرک کی مشابہت نہیں رکھتے ان کا بلا ضرورت طبعی ارتکاب کیا جائے۔ مثلاً کوئی شخص کسی قبر پر دیا جلا کر رکھ آئے تو خواہ وہ صاحب قبر سے دعا کرے یا نہ کرے یا صاحب قبر کو خدا سمجھے یا نہ سمجھے یہ فعل بھی شرک کے اندر آجائیگا۔ کیونکہ یہ عمل پہلے زمانہ کے مشرکانہ اعمال کا بقیہ ہے۔ وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ مردے قبروں پر واپس آتے ہیں اور جن لوگوں کی نسبت معلوم کرتے ہیں کہ انہوں نے ان کی قبروں کا احترام کیا ہے ان کی مدد کرتے اور ان کے کاموں کو تکمیل تک پہنچا دیتے ہیں۔ اسی لئے لوگ قبروں پر دیئے یا پھول وغیرہ رکھ آتے تھے۔ ان یادگاروں کو تازہ رکھنا بھی چونکہ شرک کی مدد کرنا ہے۔ اس لئے یہ بھی شرک میں ہی داخل ہے اسی طرح درختوں پر رسیاں وغیرہ باندھنی۔ یا قبروں پر چڑھاوے چڑھانے اور ٹونے کرنے سب اسی قسم میں شامل ہیں۔

میں نے جو یہ کہا ہے کہ بلا ضرورت طبعی ایسے کام کرنے منع ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کہیں جا رہا ہو اور راستہ میں رات آجائے اور مجبوراً کسی مقبرہ میں ٹھہرنا پڑے تو یہ ضروری نہیں کہ وہاں انسان اندھیرے میں ہی بیٹھا رہے بلکہ اگر دیا جلا کر روشنی کا انتظام کر لے تو یہ جائز ہو گا۔

دہم شرک کی دسویں قسم یہ ہے کہ خواہ عمل نہ ہو۔ مگر دل میں محبت، ادب، خوف اور امید کے جذبات اور لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ سے زیادہ یا اس کے برابر رکھے جائیں۔

کامل موحد وہی ہے جو شرک کی ان تمام اقسام سے بچے۔ اور اللہ تعالیٰ کی احدیت پر سچے دل سے ایمان لائے۔ حق یہ ہے کہ شرک انسان کا نقطہ نگاہ بہت ہی محدود کر دیتا ہے اور اس کی ہمت کو گرا دیتا ہے۔ اور اس کے مقصد کو ادنیٰ کر دیتا ہے۔ مشرک انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ براہ راست خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور اسے کسی واسطہ کی ضرورت ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور انسانوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں رکھا۔ اور سب انسانوں کے لئے اس نے اپنے قرب کے دروازے کھلے رکھے ہیں جو چاہے ان میں داخل ہو جائے۔ بے شک ایک دنیوی بادشاہ کے لئے سب رعایا سے تعلق رکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طاقتیں محدود نہیں ہیں۔

تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 43

واقفینِ نو کی بچپن سے تربیت کرنی شروع کردیں

○ بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ (دین حق) کی ایک صدی غلبہ (دین حق) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے۔ کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 3-4-87)

واقفین نو کی تربیت میں والدین دل کی حسرتیں پوری کریں اور تقویٰ سے سجا کر خدا کے حضور پیش کریں

○ "قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا بعض لوگ مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔ انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کیے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں"۔

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ 10-2-89)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

آسمان روحانیت کا ایک درخشندہ ستارہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا ایک عجیب نشان تھے۔ بظاہر پستہ قد کے اس سانولے رنگ کے چرواہے کو آنحضرت ﷺ نے اپنے فیض صحبت میں لیا اور اسے آسمان روحانیت کا ایک روشن ستارہ بنا دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک طرف علم اور عمل کی معراج حاصل کی تو دوسری طرف کوفہ کی گورنری کے منصب تک پہنچے۔

نام و نسب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قبیلہ بنو ھذیل سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابو عبدالرحمان تھی۔ آپؓ کی والدہ ام عبداللہ بنت عبدود کو اسلام قبول کرنے کے ساتھ صحابیت کا شرف بھی حاصل ہوا۔
(الاصابہ فی تمیز الصحابہ زیر لفظ عبداللہ جلد 4 صفحہ 129)

قبول اسلام آپ کو بہت ابتدائی زمانے میں دارِ ارقم میں ہی چھٹے نمبر پر اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ خود اپنے قبول اسلام کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں مَیں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اسی دوران نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ میرے پاس تشریف لائے۔ ان کے اعلیٰ اخلاق اور بعض نشانات کو دیکھ کر اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس موقع پر حضور ﷺ کو کچھ قرآنی آیات پڑھتے سنا تو آپ سے عرض کیا کہ مجھے بھی یہ کلام سکھا دیں۔

شوق علم۔ نبی اکرمؐ نے آپ کا شوق علم دیکھ کر حوصلہ افزائی کی اور حوصلہ بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ "تمہارے اندر تو سیکھنے کی استعداد خوب ہے" (طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد 3 صفحہ 151-150 مطبوعہ دار صادر بیروت زیر لفظ عبداللہ بن مسعود) چنانچہ حضرت عبداللہؓ نے نبی کریمؐ سے کلام الٰہی کا درس لیا۔ خود بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے خود حضور ﷺ سے ستر سورتیں سیکھیں۔ اور ایک زمانہ تھا کہ صحابہؓ میں سے کسی کو اتنی سورتیں یاد نہ تھیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر3 صفحہ 151 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

دعوت الی اللہ کا جذبہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو مکے میں مخالفت کے ابتدائی زمانے میں سرداران قریش کو قرآن شریف کی تلاوت بآواز بلند سنانے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ شرف و سعادت اخلاص و قربانی کے جس جذبے سے ان کے حصے میں آئی اس کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ ہوا یوں کہ چند صحابہؓ رسولؐ جمع ہوئے اور دعوت الی اللہ کے حوالہ سے ذکر یہ چلا کہ ابھی تک ہم نے مخالفین کو قرآن شریف بلند آواز سے کبھی نہیں سنایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بڑے شوق سے یہ پیش کش کی کہ وہ بذات خود اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ دیگر صحابہؓ کی یہ رائے تھی کہ اگر کوئی ایسا شخص یہ کام اپنے ذمہ لے جس کا قبیلہ دعوت الی اللہ کے اس متوقع مخالفانہ ردعمل کی صورت میں اس کا دفاع بھی کر سکے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کیونکہ عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں انہیں زیادہ سخت ردعمل کا خدشہ تھا مگر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے کہ آپ لوگ اس کی فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ خود میری حفاظت فرمائے گا۔ اور دوسرے دن چاشت کے وقت اس بہادر اور نڈر داعی الی اللہ نے خانہ کعبہ میں جاکر قریش کی مجلس کے قریب مقام ابراہیم پر سورہ رحمان کی تلاوت شروع کر دی۔ پہلے تو وہ لوگ غور سے سنتے رہے پھر جب پتہ چلا کہ کلام پاک ان کو سنایا جا رہا ہے تو وہ اٹھے اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو آن دبوچا اور خوب ان کی پٹائی کی۔ مگر ابنِ مسعود ایک عجب خداداد استقامت کے ساتھ تلاوت کرتے چلے گئے یہاں تک کہ سورہ رحمان کی تلاوت مکمل کر کے ہی واپس آئے صحابہؓ نے کہا کہ ہمیں اسی مار پٹائی کا اندیشہ تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ بولے خدا کی قسم جب میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا تو دشمن مجھے سخت بے حقیقت معلوم ہوتے تھے اور اگر کہو تو کل پھر سرداران قریش کے مجمع میں جاکر قرآن شریف کی تلاوت بآواز بلند سناؤں صحابہؓ نے کہا بس یہی کافی ہے۔
(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ زیر لفظ عبداللہ جلد نمبر3 صفحہ 257 مکتبہ اسلامیہ ریاض)

ہجرت مکہ میں مخالفت زیادہ ہوئی تو پہلے آپ کو ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی توفیق ملی بعد میں آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی۔
(الاصابہ فی تمیز الصحابہ زیر لفظ عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضرت معاذؓ بن جبل کے ہاں ٹھہرے مکے میں آپ کی مواخات حضرت زبیر بن العوام سے ہوئی تھی اور مدینے میں معاذ بن جبل آپ کے دینی بھائی بنے مدینہ کے ابتدائی زمانے میں آپ کے مالی حالات اچھے نہیں تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے جب مہاجرین کے لئے مسجد نبوی کے قریب رہائش کا کچھ انتظام کیا تو بنو زہرہ کے بعض لوگوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کو اپنے ساتھ رکھنے میں کچھ ہچکچاہٹ ظاہر کی آنحضرت ﷺ کو علم ہوا تو آپؐ نے اپنے اس غریب اور کمزور خادم کے لئے غیرت دکھاتے ہوئے فرمایا کہ کیا خدا نے مجھے اس لئے معبوث فرمایا ہے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ اس قوم کو کبھی برکت عطا نہیں کرتا جس میں کمزور کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔ اور پھر حضور ﷺ نے ابن مسعودؓ کو مسجد کے قریب جگہ عطا فرمائی جبکہ بنو زہرہ کو مسجد کے پیچھے ایک کونے میں جگہ دی۔
(طبقات ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود آغاز اسلام سے ہی رسول کریم ﷺ کی ذاتی خدمت سے وابستہ ہو گئے تھے اور سفر و حضر میں حضور ﷺ کی خاطر بظاہر چھوٹی مگر بنیادی اور اہم خدمات بجالایا کرتے تھے۔ مثلاً آپ کے لئے مسواک وضو اور غسل کے لئے پانی کا بروقت مہیا کرنا۔ بیٹھنے کے لئے بچھونے اور آرام کے لئے بستر کا انتظام کرنا۔ وقت پر بیدار کرنا غسل کے لئے پردے کا اہتمام کرنا۔ اور حضورؐ کے جوتے سنبھالنا وغیرہ۔ اسی بناء پر آپ صاحب السواک، صاحب الوسادہ اور صاحب النعلین کے القاب سے یاد کئے جاتے تھے۔
(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر لفظ عبداللہ)

ان خدمات کے باعث آپ کا اکثر حضور کے گھر میں آنا جانا رہتا تھا۔ اور رسول کریم ﷺ نے آپ کو اپنے گھر میں آنے کی خصوصی اجازت عطا فرما رکھی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ جب آپ میری آواز سن رہے ہوں اور دروازے کے آگے پردہ نہ پڑا ہوا ہو تو آپ کو گھر کے اندر آنے کی اجازت ہے سوائے اس کے کہ میں خود کسی وقت روک دوں۔
(الاصابہ فی تمیز الصحابہ زیر لفظ عبداللہ بن مسعود)

معلوم ہوتا ہے کہ یہ پردہ کے احکام کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہوگی جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے ایک اور خادم حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں حضور ﷺ کے گھر آیا جایا کرتا تھا۔
(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر3 صفحہ نمبر238 دار الفکر بیروت)

بہر حال حضرت عبداللہؓ بن مسعود کا آنحضرت ﷺ کے گھر آنا جانا اس کثرت سے تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی جب یمن سے مدینہ آئے تو ابتدائی زمانہ میں ہم عبداللہ بن مسعود کو خاندان نبوی کا ہی ایک فرد سمجھتے رہے۔ کیونکہ ان کو اور ان کی والدہ کو ہم اکثر حضور ﷺ کے گھر آتے جاتے دیکھتے تھے۔
(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عبداللہ بن مسعود)

الغرض عبداللہ بن مسعود نے آنحضرت ﷺ کا دامن مضبوطی سے پکڑا اور آپ سے سیکھا اور خوب سیکھا۔

حسنِ تلاوت اور بے ریا سجدہ

آپؓ رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ صحبت اور تربیت کے نتیجہ میں ایک عبادت گزار راستباز اور عالم باعمل انسان بن گئے۔ حضرت عمرؓ ان کی عبادت گزاری اور حسن تلاوت کا ایک بہت ہی خوبصورت واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت حضرت ابوبکرؓ اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں گھومنے کے لئے نکلے دریں اثناء عبداللہؓ بن مسعود کے پاس سے ہمارا گزر ہوا وہ نفل نماز میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی تلاوت سنتے رہے۔ پھر عبداللہؓ بن مسعود رکوع میں گئے اور سجدہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عبداللہؓ اب جو بھی مانگو گے وہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور جو بھی دعا کرو گے قبول ہو گی گویا۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

پھر نبی کریم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے تو فرمانے لگے کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ وہ قرآن شریف کو اس طرح تر و تازہ پڑھے جس حال میں وہ نازل کیا گیا ہے۔ تو اسے عبداللہؓ بن مسعود سے قرآن شریف سیکھنا چاہئے۔

روح مسابقت حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں صبح منہ اندھیرے اٹھا اور عبداللہ بن مسعودؓ کو رسولؐ اللہ کی یہ بشارت پہنچانے ان کے گھر پہنچا اور دروازے پر دستک دی وہ بولے آپ کا رات کے اس وقت میں کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا میں آپ کو نبی کریم ﷺ کی ایک بشارت پہنچانے آیا ہوں عبداللہؓ بن مسعود کہنے لگے کہ حضرت ابوبکرؓ آپ سے پہلے وہ بشارت مجھے پہنچا بھی چکے ہیں حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر ابوبکرؓ نے ایسا کیا ہے تو یہ انہی کا حق تھا کیونکہ وہ تو نیکیوں میں بہت ہی سبقت لے جانے والے ہیں کبھی بھی کسی نیکی کے بارے میں ہمارا مقابلہ نہیں ہوا مگر ہمیشہ ہی ابوبکرؓ ہم سے آگے بڑھ گئے۔
(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر1 صفحہ 38 دار الفکر العربی بیروت)

اہلی زندگی حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی شادی ایک اچھے گھرانے میں ہوئی اور آپ کی اہلیہ حضرت زینب مدینہ کی ایک مخیر خاتون تھیں وہ حضرت عبداللہ پر خرچ کیا کرتی تھیں ان کا اپنا بیان ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے خواتین کو صدقے کی تحریک فرمائی میرے میاں عبداللہ کے مالی حالات کمزور تھے میں نے ان سے پوچھا کہ جو صدقہ میں نے کرنا ہے اگر میں وہ آپ پر خرچ کر دوں تو کیا اس کا مجھے ثواب ملے گا انہوں نے کہا تم خود آنحضرت ﷺ سے پوچھ لو وہ کہتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک اور انصاری عورت زینب نامی یہی مسئلہ پوچھنے آئی ہوئی تھی۔ ہم نے حضرت بلالؓ سے کہا کہ آپ ہی ہمیں آنحضورؐ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

احمد طاہر مرزا

"نجات" (1)

پادری میکلین نے 4 دسمبر 1909ء کو مشن کالج لاہور میں لیکچر دیا جس کا موضوع نجات تھا اس کے جواب میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے 25 دسمبر 1909ء کو تشحیذ الاذھان میں "نجات" کے عنوان سے مضمون تحریر فرمایا۔ جو بعد میں کتابی شکل میں بھی شائع ہوا۔ یہ مضمون فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے سلسلہ کتب "انوار العلوم" میں پانچویں نمبر پر شامل ہے۔ یہ مضمون قبل از امامت کا ہے۔ اس میں نیکی، فلسفہ گناہ اور حقیقت نجات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ خلاصہ مضامین پیش ہے۔

گناہ کی اصلیت "یاد رہے نجات کا سارا دارومدار تقوی اور طہارت پر ہی ہے۔ اگر کوئی شخص گناہوں سے بالکل پاک ہو جائے تو وہ نجات پا گیا اور جو گناہوں کے پھندے میں پھنس گیا اور شیطانی تصرف میں آگیا وہ ہلاک ہو گیا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ گناہ کیا ہے یاد رہے کہ گناہ نام ہے ان خداداد طاقتوں کے غیر محل استعمال کرنے کا جو کہ خدائے تعالی نے انسان کو عنایت فرمائی ہیں۔ مثلاً انسان کو بہادری عنایت ہوئی اگر کوئی شخص اس کو اس کے محل پر استعمال نہ کرے اور غیر محل اور ناجائز استعمال شروع کر دے تو اس کا نام ظلم ہو جائے گا اور وہ گناہ کہلائے گا۔ یا ایک شخص کو دولت دی گئی ہے اور وہ اس کو ناجائز طور پر استعمال کرتا ہے تو وہ مسرف کہلا کر گناہ گار ٹھہرے گا اور جس کو عقل اور دانائی دی گئی ہو وہ اسے غیر محل استعمال کر کے فریب و دغا کرے تو وہ گنہگار کہلائے گا۔

(انوار العلوم جلد1 صفحہ 187)

کلام الٰہی میں گناہ کی تعریف ...... گناہ صرف صراط مستقیم کو چھوڑنے کا نام ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں خدائے تعالی فرماتا ہے کہ -- متقیوں کی راہ وہ ہے جو سیدھی ہو اور اعتدال سے ہو اور وہ لوگ جو تقویٰ سیکھنا چاہیں انہیں چاہئے کہ دعا مانگیں کہ انہیں بھی ان لوگوں کی پیروی کی توفیق ملے اور ایسا نہ ہو کہ وہ یہودیوں کی طرح ہو جائیں۔

پس اس سورہ میں خدائے تعالی نے گناہ کی کیفیت کھول کر بیان فرما دی ہے کہ اصل چیز کیا ہے۔

(صفحہ 188)

کلام الٰہی نے گناہ کے لئے کون سے الفاظ استعمال کئے ہیں "کلام الٰہی نے جس قدر الفاظ گناہ کے لئے استعمال کئے ہیں وہ لغت عرب میں یا تو زیادتی کے یا کمی کے معنی دیتے ہیں۔ چنانچہ اثم کے معنوں میں کمی کا مفہوم ہے جیسا کہ آثمہ عربی میں اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جو سست چلتی ہو اور پھر جناح بھی جھک جانے اور اعتدال کو چھوڑ دینے کو کہتے ہیں اسی طرح ذنب زیادتی کے معنے دیتا ہے اور پھر اعتداء اور عصیان اور افراط وغیرہ سب الفاظ زیادتی اور شدت کے معنے دیتے ہیں۔ پس صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ عقل انسان چاہتی ہے قرآن شریف نے بھی گناہ کو راہ راست سے بڑھ جانے یا پیچھے رہ جانے سے تعبیر کیا ہے اور اصل پیدائش انسان کی نیکی اور تقویٰ پر رکھی ہے پس اب ہم پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ خدا تعالی نے گناہ کیوں پیدا کیا۔ کیونکہ خدائے تعالی نے انسان کو چند صفات حسنہ ودیعت کر کے اسے ایک حد تک مقدرت دے دی کہ ان پر عمل کر کے مدارج ترقی حاصل کرے اب یہ اس کا اپنا قصور ہے کہ ان کے پورا کرنے میں کوتاہی کرے یا اعتداء کرے"

(صفحہ 189)

انسان میں اصل میں نیکی کا مادہ ہے

"غور کر کے دیکھ لو چونکہ انسان میں اصل میں نیکی کا مادہ ہے اس لئے زیادہ تر کام اس کی نیکی کے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص جس کو جھوٹا کہا جاتا ہے وہ دن بھر میں تو سینکڑوں سچ بولتا ہے ہاں ایک دو جھوٹ بھی بول لیتا ہے اور ان ایک دو جھوٹوں کی وجہ سے وہ جھوٹا کہلاتا ہے اس لئے کہ اس نے قانون فطرت کو توڑ دیا اور اصل راہ سے پھر گیا اس لئے جب انسان سچ بولتا ہے تو لوگ حیران نہیں ہوتے وہ ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ مگر جب کوئی جھوٹ بولے تو سب کے سب اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں کہ یہ کیا بکواس کرتا ہے۔"

(صفحہ 190)

اصل ذریعہ نجات کیا ہے انسانی اعمال کو ٹھیک کرنے والی شریعت ہی ہے کیونکہ وہ انسان کو ان راہوں سے واقف کرتی ہے جو کہ مستقیم ہوتی ہیں کیونکہ انسان کو معرفت ہی ایک کام کے کرنے پر تیار کرتی ہے اور وہی دوسرے کام سے روکتی ہے۔ پس چونکہ گناہ سے نجات ہی اصل نجات ہے جیسا کہ خود پادری میکلین صاحب نے اپنے لیکچر میں بیان کیا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ اصل ذریعہ نجات کا فضل ہے اور اس کا جاذب ایمان اور اعمال تو ایمان کے ثمرات ہوں گے اور شریعت کاملہ کے بغیر کوئی چیز نجات کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ علم تام سے ہی انسان نیکی کرتا اور گناہ سے بچتا ہے۔ پس جب فضل کے ساتھ علم تام ہو اور صراط مستقیم سے کامل واقفیت ہو تو ایسا انسان گناہوں سے بچ گیا۔"

(صفحہ 191)

انسانی فطرت بخشش چاہتی ہے

"یاد رہے کہ انسانی فطرت بخشش کو زیادہ چاہتی ہے جیسے کہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بنی نوع انسان ایک دوسرے کے قصوروں کو بخوشی بخش دیتے ہیں اور لاکھوں خطاؤں پر چشم پوشی کر دیتے ہیں۔ پس اگر خدائے تعالی ہر اک ذرہ ذرہ سے گناہ کو پکڑے تو بڑا اعتراض آئے گا کہ بڑا سخت اور ظالم ہے کیونکہ دنیا میں بھی گناہوں پر چشم پوشی نہ کرنے والے لوگ ظالم ہی سمجھے جاتے ہیں۔"

(صفحہ 193)

کفارہ انسانیت کو نہ بچا سکا "اب آخر میں دو قطعی ثبوت پیش کرتا ہوں کہ کفارہ پر ایمان لانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اول تو مسیح نے کہا کہ

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر یقین کرو اور شک نہ لاؤ تو نہ صرف یہی کر سکو گے جو انجیر کے درخت پر ہوا بلکہ اس پہاڑ سے کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا گر تو ویسا ہی ہو گا"

(متی 21:21)

اب پادری صاحبان کل مسیحی ممالک سے زیادہ نہیں تو ایک آدمی ہی اس قسم کا پیش کر دیں جو اس قسم کا معجزہ دکھا دے ورنہ یا تو کفارہ ہی غلط ثابت ہوا نہیں تو سب کے سب مسیحی بے یقین ثابت ہوئے۔

دوسرا یہ کہ توریت میں ہے کہ آدم کو گناہ کے بدلہ میں خدا نے کہا کہ تو اپنے منہ کے پسینے سے روٹی کھائے گا اور عورت دردِ زہ سے بچہ جنے گی پس اس کفارہ پر ایمان لانے کے بعد تو چاہئے تھا کہ مسیحی صاحبان ان دونوں عذابوں سے بچ جاتے لیکن مشاہدہ تو یہ ثابت نہیں کرتا پس جب کفارہ کا فائدہ نہیں تو اس کے پیش کرنے سے کیا فائدہ؟

(صفحہ 201)

آج کا دن

14- مئی 14th May

تاریخ عالم

1796ء چیچک کا پہلا کامیاب ٹیکہ لگایا گیا۔ چیچک کی بیماری بہت پرانی ہے اور ہمیشہ وبائی صورت میں پھیلتی ہے۔ 18ویں صدی میں یورپ میں ایک صدی میں تقریباً 6 کروڑ افراد اس کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے۔

اس دوران مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو ایک مرتبہ چیچک نکل آئے اور وہ اس سے بچ جائے تو وہ اس بلا سے ہمیشہ کے لئے مامون ہو جاتا ہے۔

انگلستان کے ایک سائنس دان اور طبیب ایڈورڈ جینر (Edward Jenner) نے اس سلسلے میں گائے کی چیچک کے کچھ مائعات لے کر ایک سالہ صحت مند بچے جیمز فپس (James Phipps) کے جسم میں داخل کر دئے۔ دو ماہ بعد اس نے اسی لڑکے کو دوبارہ اصلی چیچک کا ٹیکہ لگایا لیکن اس لڑکے پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اور اس طرح ایڈورڈ جینر چیچک سے بچاؤ کا ٹیکہ ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

1973ء پہلی "اسکائی لیب" یا خلائی تجربہ گاہ بھیجی گئی یہ امریکہ کے خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا (Nasa) کا عظیم الشان کارنامہ تھا در اصل اس کا مقصد ایک خلائی اسٹیشن قائم کرنا تھا جس کے ذریعے زمین کے موسمی حالات، زراعت، سمندری رووں، درجہ حرارت وغیرہ کا علم حاصل کرنا تھا۔

لیکن سائنس دان اپنے منصوبے کے مطابق اس کو مسلسل خلاء میں قائم نہ رکھ سکے اور گیارہ جولائی 1979ء کو یہ تجربہ گاہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جنوبی ہند میں گر گئی۔

تاریخ احمدیت

1953ء جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت مکمل ہوئی۔ یہ ترجمہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ نے کیا اور 14- مئی 1953ء کو ایسٹ افریقین سٹینڈرڈ لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر نے اس کا پہلا مجلد نسخہ تیار کیا جو مکرم شیخ صاحب نے اسی دن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں بھیج دیا۔

اس ترجمہ کے ساتھ حضرت صاحب کا ایمان افروز دیباچہ بھی شامل ہے۔

مرتبہ ناصر فاروقی سندھو

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصر اللہ خان

ربوہ کو مثالی شہر بنانے کے لئے

روایات کی حفاظت کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کو ہر لحاظ سے وطن عزیز کا ایک مثالی شہر قرار دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ بقول ہمارے ایک واجب الاحترام بزرگ کے (اور یہ قول بڑا ہی سچا ہے) اگر عام ملکی حالات اور گردوپیش کے طوفان خیز ماحول کو دیکھا جائے تو ربوہ ایک پرامن اور پرسکون جزیرہ قرار پائے گا۔ ربوہ کی صحیح قدر اس وقت آتی ہے جب ہم یہاں سے باہر کسی اور شہر کی ہاؤ ہو کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ شہروں کے شور وغل، افراتفری اور پریشان کن بھاگ دوڑ اور ماحول کے بالمقابل اس شہر کی فضا ہر لحاظ سے سکون بخش اور محفوظ و مامون محسوس ہوتی ہے اور یہ کوئی معمولی نعمت نہیں۔ اس پر بہت شکر کرنا چاہئے اور اس کی قدر کرنی چاہئے۔

مزید کوشش کی ضرورت

جیسا کہ سب کو معلوم ہے اچھائی اور ترقی و بہتری کی منازل کے لحاظ سے خوب سے خوب تر کی ہر وقت گنجائش اور ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے سعی پیہم لازمی ہے۔ خاص طور پر جب معاشرے میں بدامنی اور نفسانفسی کی حالت عام ہو تو اپنے ماحول اور روایات کی حفاظت کرنا ذرا مشکل امر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم اہالیان ربوہ کو اپنے گردوپیش کے جائزہ کی طرف نسبتاً زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اپنے معیار اور امتیاز کی حفاظت کے لئے بعض امور کے لحاظ سے مزید کوشش درکار ہے۔

باہم بھائی چارے کو مضبوط تر بنانا

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ ہماری جماعت اور شہر میں باہم بھائی چارے کی خاص تربیت کے نتائج ہر طرف دکھائی دیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور اکرام پایا جاتا ہے۔ لیکن اس میں مزید اضافہ ہونا چاہئے اور دکھ سکھ میں شرکت پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئے۔

صفائی اور ستھرائی کا معیار

چونکہ ربوہ نسبتاً ایک چھوٹا شہر ہے اس لئے یہاں کے محلوں اور بازاروں کی کیفیت فوری طور پر نظر میں آجاتی ہے۔ سڑکوں اور پلاٹوں میں پھیلا ہوا کوڑا کرکٹ اور نالیوں کا گندہ پانی اچھے ماحول اور ذمہ دارانہ رویے میں کمی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مثلاً جن گھروں کے قریب ایک وسیع پلاٹ خالی ہے جس میں ذرا سی ہمت کر کے کچھ آگے جا کر سڑک اور تعمیر شدہ مکانوں سے ذرا فاصلے پر کچرا وغیرہ پھینکا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض اوقات غیر ذمہ دار افراد اور خاص طور پر گھروں میں کام کرنے والی عورتیں پلاٹ کے بالکل کنارے پر یعنی برلب سڑک اور گھروں کے ساتھ ہی کوڑا کرکٹ ڈالنے کو ذرہ بھی برا محسوس نہیں کرتیں، جو کہ نہایت ہی قابل افسوس اور قابل اصلاح امر ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس خالی پلاٹ میں گھر کا کوڑا کرکٹ اور سبزیوں پھلوں کے چھلکے وغیرہ پھینکنے والے حضرات چند دنوں بعد باری باری ان چیزوں کو آگ لگا کر تلف کر دیں، تاکہ وہاں گندگی کے ڈھیر جمع نہ ہو پائیں۔

راستوں اور سڑکوں کا حق

ایک اور چیز جو نظروں میں کھٹکتی ہے وہ بعض نوجوانوں کا چوراہوں اور سڑک کے کنارے عادتاً کھڑے ہو کر محو گفتگو ہونا ہے۔ اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہمارا ہر بچہ اور ہر جوان اپنی ذمہ داریوں اور روایات کی پوری پوری پاسداری کرنے والا ثابت ہو۔ پھر سڑکوں پر بعض اوقات یہ نظارہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ چند بچے یا نوجوان عین سڑک کے بیچ گیند بلا کھیل رہے ہوتے ہیں۔ برلب سڑک کسی خالی پلاٹ یا میدان میں کھیلنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن عین سڑک کے درمیان اس طرح کی کھیل یقیناً ایک نئی "ایجاد" ہے جو سراسر منفی رنگ لئے ہوئے ہے۔ ہمارے شہر میں پختہ سڑکیں بڑی غنیمت ہیں لیکن آج کل سڑکوں کا معیار سب کے سامنے ہے۔ ہمارے ہاں سڑکیں بنانے والوں کی پہلے ہی بہت کمی ہے لہٰذا سڑکیں توڑنے والوں کا "شوق" قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ پھر کسی وقت بھی کوئی تانگہ، موٹر سائیکل یا گاڑی گذر سکتی ہے لہٰذا جان کی حفاظت کے نقطہ نظر سے بھی یہ بات سڑک پر کھیلنے والوں کے لئے ہرگز اچھی نہیں۔ اس طرح کی کھیل اور تفریح سے پرہیز ضروری ہے۔

نوجوانوں کی توجہ کے لئے

کھیل اور مثبت تفریح ہمارے بچوں اور جوانوں کا حق ہے بلکہ ان کی صحت اور تندرستی کے لئے ضروری ہے۔ دوپہر کے بعد تعلیمی درسگاہوں سے گھر واپس لوٹ کر آپ کھانا کھاتے ہیں۔ اس کے کچھ وقت بعد آپ پڑھائی کریں اور پھر شام سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کا وقت کھیل کود میں گذاریں۔ اس سے آپ کی جسمانی و ذہنی تفریح بھی ہوگی اور مناسب ورزش بھی۔ لیکن ہر چیز میں توازن مدنظر رہے۔ یعنی صرف کھیل کے وقت ہی کھیل اچھی لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے مختلف طریقے اور درجے بھی اسے سمجھائے ہیں۔ دن بھر خاص پانچ وقتہ عبادت ہم سب پر فرض ہے۔ جس کی طرف سے کسی صورت میں غفلت نہیں ہونی چاہئے۔ آپ شام کو مناسب وقت پر کھیل اور تفریح ختم کر کے بیت الذکر پہنچنے کے اہتمام کو اپنا شیوہ بنا لیں اور اس سلسلہ میں اوقات کی پوری پوری پابندی کریں۔ یہ عمل آپ کے لئے دینی و دنیاوی برکات کا موجب بنے گا۔ ہر محلہ میں بیوت الذکر میں بروقت حاضر ہونے کی اہمیت اور تربیت و تلقین کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ذیلی تنظیموں کی نعمت حاصل ہے۔ ہمارے ہر بچے اور نوجوان کو ان کے پروگراموں میں پوری بشاشت اور باقاعدگی سے حصہ لینا چاہئے۔ اس طرح آپ میں فرض کی لگن پیدا ہوگی اور تعاون اور نظم و ضبط کا جذبہ بڑھے گا۔ یاد رہے کہ اطاعت تعاون اور تنظیم میں بڑی کامیابی اور بڑی طاقت ہے۔

→......☆......☆......→

دار الحمد کی سالانہ تقریب 1998ء

دار الحمد (احمدیہ ہوسٹل) لاہور کی سالانہ تقریب اور ڈنر 29- اپریل 1998ء بروز بدھ رات 8 تا ساڑھے نو بجے منعقد ہوا۔ ناظر تعلیم محترم سید طاہر احمد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے طلباء کو اہم نصائح فرمائیں اور دار الحمد کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے مکرم لطیف قیصر صاحب ابن مکرم محمد شفیق قیصر صاحب کی ڈیوٹی لگائی۔ اس موقعہ پر جن دیگر احباب نے خطاب فرمایا ان میں مکرم راجہ غالب احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور، مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب (وارڈن) مکرم ملک نور الٰہی صاحب (سپرنٹنڈنٹ) اور یوسف سہیل شوق سابق طالب علم دار الحمد شامل تھے۔

اس سے قبل طلباء نے دلچسپ تفریحی آئٹمز پیش کئے جن کی کمپیئرنگ مکرم محمد لطیف قیصر صاحب نے کی۔ زعیم صاحب دار الحمد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں طلباء اور مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ تقریب نہایت پرلطف رہی۔ اسے ایک یادگار شام قرار دیا جا سکتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

طب وصحت

رضوان احمد شاہد

اب سگریٹ نوشی ترک کر دیں

سگریٹ نوشی کے نقصانات اور خطرات اب اتنے واضح ہو چکے ہیں کہ اس کو چھوڑ دینے سے آپ اپنی صحت۔ عمر کو بڑھا سکتے ہیں۔ اور وقت اور اپنی محنت سے کمائی ہوئی رقم بچا سکتے ہیں۔ اکثر لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ اگرچہ وہ یہ سب کچھ بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن سگریٹ نوشی ایک ایسی عادت بن چکی ہے جس کو چھوڑنا اب ان کے بس کی بات نہیں۔ لیکن ایسی بات ہرگز نہیں ہے۔ بنیادی طور پر آپ کو صرف ایک چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہے قوت ارادی۔ اگر آپ پختہ ارادہ کر لیں تو پھر اس میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ ویسے اس کے علاوہ بھی بعض اور ایسی باتیں ہیں جو کہ آپ کو سگریٹ چھوڑنے میں ممد ثابت ہونگی۔ ان میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔

سگریٹ نوشی ترک کرنے کے چند طریقے

(1)- سب سے پہلے سگریٹ نوشی کرنے والے لوگوں سے اجتناب کریں۔ اس سے آپ کو سگریٹ پینے کی ترغیب (temptation) پیدا نہیں ہوگی۔ اور آپ کے سگریٹ نوشی کے ترک کرنے کا ارادہ کمزور نہیں پڑے گا۔

(2)- صبح کی سیر کرنے کو اپنا معمول بنا لیجئے اور اس دوران گہرے اور لمبے سانس لینے کی عادت ڈالئے۔ یہ سیر لمبی ہونی چاہئے۔ اور کسی کھلی فضا والے باغ یا آبادی سے دور علاقے میں ہو تو بہتر ہے اگر یہ سیر صرف صبح کی بجائے زیادہ دفعہ کی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اس سے آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ تازہ اور آکسیجن سے پر ہوا پہنچے گی۔

(3)- زیادہ دیر تک بھوکے نہ رہیئے اس سے سگریٹ پینے کی اشتہا بڑھے گی۔ باقاعدگی سے کھانا کھانے اور چائے وغیرہ پینے سے آپ کو سگریٹ نوشی کی یاد کم آئے گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ کھاتے رہیں اور بلاوجہ اپنا وزن بڑھانے میں لگے رہیں جو کہ فی ذاتہ ایک خطرناک بات ہے۔

(4)- اپنی خوراک میں سبزیوں اور پھلوں کو اولیت دیں اور گوشت اور بھنی ہوئی چیزوں کو کم استعمال کریں۔

(5)- سگریٹ اور سگریٹ سے متعلقہ تمام اشیاء کو تلف کر دیں اور اپنی نظر سے دور رکھیں۔

(6)- اور سب سے ضروری اور آخری بات اس مشکل کام کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیجئے۔ اس سے دعا مانگئے کہ وہ قادر مطلق ہستی جس کے لئے کوئی بھی کام ناممکن نہیں آپ کو توفیق دے کہ آپ اس نیک اور فائدہ مند ارادے میں کامیاب ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کا حامی و مددگار ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بقیہ صفحہ 4

سے اس سوال کا جواب لادو لیکن ہمارے نام کا ذکر نہ کرنا بلالؓ نے جا کر جب حضور ﷺ سے دریافت کیا تو حضورؐ نے فرمایا پوچھنے والی کون ہیں؟ بلالؓ نے عرض کیا حضورؐ زینب ہے حضور نے پوچھا کون سی زینب؟ بلالؓ نے عرض کیا ایک تو عبداللہؓ بن مسعود کی بیوی زینبؓ اور دوسری زینبؓ انصاریہ۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ان دونوں کو بتادو کہ ان کو دوہرا اجر ملے گا۔ ایک رشتہ دار سے حسن سلوک کا اجر دوسرا صدقے کا اجر۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ 502 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

میدانِ جہاد میں مدنی دور میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو جملہ غزوات النبیؐ میں حضورؐ کے ساتھ شرکت کی سعادت عطا ہوئی۔ جنگ بدر میں دشمن اسلام ابوجہل کو ان کے آخری انجام تک پہنچانے میں آپ کا بھی حصہ ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جنگ ختم ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جو ابوجہل کے بارہ میں صحیح خبر معلوم کرکے آئے۔ عبداللہ بن مسعود تعمیل ارشاد کے لئے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ میدان بدر میں دشمن رسول ابوجہل (جس پر حضرت عفراءؓ کے بیٹوں نے تلواروں سے حملہ کرکے اسے بری طرح زخمی کیا تھا) جان کنی کے عالم میں پڑا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم ہی وہ بدبخت اور گمراہ کرنے والے بوڑھے ابوجہل ہو۔

اس بدبخت کو آخری لمحات میں بھی اپنے فخرو غرور سے نجات نہ ملی تھی۔ کہنے لگا کیا مجھ سے بڑا بھی کوئی سردار تم نے مارا ہے؟ یا غالباً یہ طعنہ دیا کہ مجھ سے بھی بڑا کوئی سردار ہوگا جسے اس کی قوم نے مار دیا ہو۔ (بخاری کتاب المغازی غزوہ بدر) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں تب میں نے اس کا کام تمام کردیا۔

غزوہ احد میں بھی حضرت عبداللہؓ بن مسعود شامل تھے۔ بلکہ احد کے بعد کفار قریش کا تعاقب کرنے والے ان زخمی صحابہ میں بھی شامل تھے جن کی قرآن شریف میں تعریف کرکے ان کے لئے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

(آل عمران 174)

(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

اہل کوفہ کی تعلیم و تربیت حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے شام کی فتوحات میں شریک ہونے کی سعادت پائی اور پھر حمص میں قیام پذیر ہوگئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو وہاں سے بلوا کر اہل کوفہ کی تعلیم و تربیت کے لئے بطور مربی مقرر فرمایا۔ (اس وقت کوفہ کے امیر حضرت عمارؓ بن یاسر تھے)

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد نمبر 4 صفحہ 130)

حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ کو لکھا کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے عبداللہؓ بن مسعود کو تمہاری تعلیم و تربیت کے لئے اپنی طرف سے ایثار کرکے بھیجا ہے۔ (وگرنہ مرکز اسلام مدینہ میں ایسے عالم دین کی زیادہ ضرورت تھی) پس تم اس سے خوب علم سیکھو۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

جاری ہے

27ویں قومی کھیل میں ربوہ کے

کھلاڑی کے اعزازات

27 ویں قومی کھیل 22 تا 27 اپریل 1998ء کو پشاور میں منعقد ہوئے۔ ان کھیلوں میں مکرم منور لقمان ابن مکرم چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب کارکن تحریک جدید نے واپڈا کی طرف سے تیراکی کے مقابلوں میں حصہ لیا اور مندرجہ ذیل اعزازات حاصل کئے۔ یاد رہے کہ قومی کھیلوں کا افتتاح صدر پاکستان نے کیا اور اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی وزیر اعظم پاکستان تھے۔ سوئمنگ کے مقابلہ جات میں پاکستان آرمی کی ٹیم اول رہی اور واپڈا دوم اور نیوی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ واپڈا کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے منور لقمان جنہوں نے سوئمنگ کا آغاز ربوہ کے سوئمنگ پول سے کیا تھا اور واپڈا کی ٹیم میں شامل ہوگئے مندرجہ ذیل میڈلز حاصل کئے۔

1۔ 200 میٹر فری سٹائل میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

2۔ 1500 میٹر فری سٹائل میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

3۔ 4x100 میٹر میڈلے ریس میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

4۔ 4x200 میٹر فری سٹائل ریلے میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

5۔ 400 میٹر فری سٹائل میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

6۔ 4x100 میٹر فری سٹائل ریلے ریس میں تیسری پوزیشن حاصل کرکے کانسی کے تمغہ جات حاصل کئے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات ان کے اور جماعت کے لئے مبارک کرے اور یہ کامیابیاں آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

کامیابی

عزیز دانش احمد خان ابن ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب سروسز ہسپتال لاہور نے ایچی سن کالج لاہور میں آٹھویں جماعت میں مجموعی طور پر تمام سیکشنز میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح گزشتہ 2 سالوں کی طرح اس سال بھی انگریزی مقابلہ مضمون نویسی میں عزیز نے پہلی پوزیشن پر قرار رکھی ہے۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مزید ترقی عطا کرے۔ اور اعلیٰ کامیابیاں دیتا چلا جائے۔ اسی طرح خدمت دین کے بھی مواقع عطا کرے۔

درخواست دعا

مکرم مظہر احمد صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ کے والد مکرم غلام قادر صاحب بوجہ شوگر و فالج علیل ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمود احمد ناصر صاحب دار الفضل ربوہ کو دو بیٹوں کے بعد مورخہ 98-6-3 کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام حسان احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ جملہ احباب سے عزیز کی صحت و تندرستی نیک و خادم دین ہونے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب رخصتانہ

عزیزہ فوزیہ جمشید صاحبہ بنت مکرم جمشید محمود صاحب دھاریوال محلہ دار الصدر شمالی ربوہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 4۔اپریل 1998ء کو ایوان محمود میں بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔

قبل ازیں مورخہ 20 فروری 1997ء کو ان کے نکاح کا اعلان بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپیہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں مکرم رانا مظہر محمود صاحب ابن مکرم رانا قمر حسین صاحب (وفات یافتہ) ساکن D-652 سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا کے ہمراہ فرمایا تھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

عزیزہ امۃ الصبور روپا بنت چوہدری محمد اسلم صاحب ڈوگر چند ماہ بیمار رہنے کے بعد 98-5-4 کی شام تقریباً 6 بجے لاہور میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملی موصوفہ کی وفات کے وقت عمر 21 سال تھی جنازہ اسی رات تقریباً ساڑھے دس بجے دار الضیافت میں لایا گیا۔ 98-5-5 صبح 9 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا۔ بعد از تدفین محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ موصوفہ کے بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کی دعا فرمائیں۔

عزیزہ افغان عائشہ نونی بنت مکرم ملک عنایت اللہ صاحب سابق صدر حلقہ گارڈن ٹاؤن لاہور مورخہ 98-4-24 بروز جمعہ کو وفات پا گئی۔ عزیزہ کا جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں پڑھا گیا۔ بعد میں احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

عزیز مکرم سید جواد احمد ابن مکرم سید سجاد احمد صاحب محلہ نصیر آباد سلطان ربوہ مورخہ 4۔ مئی 98ء کو اچانک وفات پاگئے ہیں۔ نماز جنازہ محترم چوہدری سلیم احمد صاحب صدر محلہ نصیر آباد سلطان نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔ احباب کرام سے عزیز کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حسن کارکردگی مجالس

انصار اللہ پاکستان

1۔ مجلس انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد۔ اول اور علم انعامی کی حقدار

2۔ مجلس انصار اللہ ربوہ دوم

3۔ مجلس انصار اللہ دار الذکر فیصل آباد سوم

4۔ مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور چہارم

5۔ مجلس انصار اللہ اسلام آباد جنوبی پنجم

6۔ مجلس انصار اللہ اسلام آباد غربی ششم

7۔ مجلس انصار اللہ بیت النور لاہور ہفتم

8۔ مجلس انصار اللہ دار النور فیصل آباد ہشتم

9۔ مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی نہم

10۔ مجلس انصار اللہ ڈرگ کالونی کراچی دہم

مجلس مشاورت 1998ء کے آخری دن مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر مجلس مشاورت نے علم انعامی اور اسناد ان مجالس کے زعماء میں تقسیم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

اعلان

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد کے تحت B.Sc اور M.Sc کے طلبہ کے لئے پریذیڈنٹ ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالر شپ دیئے جاتے ہیں۔ یہ سکالر شپ صرف ان طلبہ کو دیا جاتا ہے جو حکومتی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ سکالر شپ فارم اداروں سے دستیاب ہیں نیز نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اگر کسی طالب علم کو ضرورت ہو تو وہ خود آکر یا بذریعہ خط منگوا سکتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے کمپیوٹر سے متعلق مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں

1-BCS-2-DCA-3-DCM-4- مختصر المیعاد کمپیوٹر کورسز۔

تعلیمی قابلیت میں کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس 250 روپے کے عوض یونیورسٹی سے یا یونیورسٹی کے علاقائی دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 6۔جون 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

بیرون از پاکستان مضمون یا اعلان وغیرہ بھیجنے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ ایسی تمام چیزیں اپنے امیر صاحب کی معرفت بھجوایا کریں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 12: مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

جمعرات 14 مئی غروب آفتاب	7-00
جمعہ 15 مئی طلوع آفتاب	5-09

بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کے لئے ایٹمی دھماکہ کرنے کا فیصلہ آسان نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس سے ایٹمی دوڑ کا آغاز ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں صدر کلنٹن یقیناً بھارتی لیڈروں سے مذاکرات کے لئے بے چین ہوں گے اور اسی لئے اب صدر کلنٹن کا دورہ یقینی ہو گیا ہے۔

مرلی منوہر جوشی جو کہ بھارت کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر اور نیوکلیر سائنس دان ہیں نے کہا ہے کہ بھارت میزائلوں کو بھی ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ دھماکوں کا مقصد صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ بھارت ایٹمی صلاحیت حاصل کر چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی دھماکوں کا مقصد صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ بھارت ایٹمی صلاحیت حاصل کر چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان دھماکوں کا جواب دینا چاہتا ہے تو ضرور دے۔ ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

امریکی صدر کلنٹن نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کے خلاف میں سخت پابندیوں پر مکمل عمل در آمد کراوں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت مزید تجربات بند کرنے کا اعلان کرے اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ بھارت کے ہمسایہ ممالک ایٹمی تجربات نہ کریں۔

امریکہ نے اپنا سفیر دہلی سے واپس بلا لیا ہے۔ امریکہ کے ایک سرکاری افسر نے بتایا کہ ہندوستان کے 3 ایٹمی دھماکہ کرنے پر یہ اقدام امریکہ کی طرف سے سرکاری پیغام ہے۔

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور کینیڈا نے بھارتی دھماکوں پر احتجاج کے طور پر اپنے اپنے سفیر واپس بلانے کا اعلان کیا ہے۔

جاپان نے بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے رد عمل کے طور پر بھارت کے لئے ایک ارب ڈالر کی امداد روکنے اور اقتصادی پابندیاں لگانے پر غور شروع کر دیا ہے۔

بنگلہ دیش کے وزیر امور خارجہ نے کہا ہے کہ بھارتی دھماکوں سے علاقے میں عدم استحکام پیدا ہو گا۔

روس۔ امریکہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور جاپان کے علاوہ ملائیشیا۔ جنوبی کوریا سمیت متعدد ممالک نے سرکاری طور پر ایٹمی دھماکے کرنے پر بھارت کی مذمت کی ہے۔

جنوبی سوڈان میں قحط سالی سے ہزاروں افراد مر گئے ہیں۔ لوگ جنگلی پودوں اور جڑی بوٹیوں پر گزارہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

وائس آف جرمنی کے مطابق حکومت کی طرف سے بے نظیر بھٹو کی گرفتاری سے پیپلز پارٹی اور خود ان کی مقبولیت میں اضافہ ہو گا۔

انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں ہزاروں طلبہ نے سیاسی اصلاحات کے حق میں جلوس نکالا۔ بی بی سی کے مطابق حالیہ دنوں میں ہونے والے مظاہروں میں یہ سب سے بڑا مظاہرہ تھا۔ پولیس نے مظاہرین پر گولی چلا دی جس سے 4 طلباء ہلاک ہو گئے ہیں۔

بنگلہ دیش کی بڑی اپوزیشن جماعت بی این پی کے ارکان پارلیمنٹ نے اپنی لیڈر خالدہ ضیاء کی قیادت میں دس گھنٹے کی ایک روزہ بھوک ہڑتال کی۔

امریکہ نے کہا ہے کہ سربیا کی طرح کسووو میں قتل عام نہیں ہونے دیں گے۔ سرب فوج نے دو ماہ کے دوران کسووو میں 250 البانوی نژاد مسلمانوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ گولہ باری سے کئی مکان تباہ کئے گئے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق ہر سال دنیا میں 60 لاکھ افراد لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔

عراق کے صدر صدام حسین نے بدعنوان عراقی افسروں کو پناہ دینے پر امریکہ کی مذمت کی ہے۔ کابینہ کے اجلاس سے صدام حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدعنوان افسروں کی گرفتاری کے لئے انٹرپول سے رابطہ کریں گے۔

افغانستان میں طالبان اور شمالی اتحاد کی فوجوں میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وزیراعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارتی دھماکوں پر نہ حیرت ہوئی ہے نہ صدمہ۔ ہم نے عالمی برادری کو پیشگی بتا دیا تھا مگر نوٹس نہیں لیا گیا۔ ہم بھی ڈکٹیشن نہیں لیں گے۔ فیصلہ خود کریں گے۔

پاکستان کے مایہ ناز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے ایٹمی دھماکوں سے بھارت کے جارحانہ عزائم کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ اس نے پوری دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ہمارے پاس بھی ایٹمی دھماکہ کی صلاحیت ہے۔ حکومت جب کہے دھماکہ کر دیں گے۔

جنرل کرامت چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے کہ بھارت کو مناسب جواب دیا جائے گا۔ قوم کو مایوس نہیں ہونے دیں گے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان دھماکہ کر دے اور ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کر دے بی بی سی سے انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان نے صلاحیت کے باوجود ایٹمی تجربات نہیں کئے۔ اب دھماکہ نہ کیا تو بھارت کا رویہ مزید جارحانہ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے کہا ہے کہ امریکہ سمیت کسی کو کہوٹہ اور دیگر تنصیبات کے معائنہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی انہوں نے کہا کہ انسپکٹروں کی آمد کی افواہیں ملک دشمنوں کی پیدا کردہ ہیں۔ اور ایسے عناصر جو اس قسم کی افواہیں پھیلاتے ہیں انہیں ہرگز معاف نہیں کیا جانا چاہئے۔

بشپ جان جوزف کے ڈرائیور اور فادر یعقوب فاروق کو ان کی خودکشی کے سلسلے میں شامل تفتیش کر لینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

فیصل آباد میں کلمہ طیبہ کی توہین پر مشتعل مسلمانوں نے نواحی عیسائی بستی مریم آباد پر حملہ کر دیا اور چرچ میں توڑ پھوڑ کی۔ عورتوں اور بچوں کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں امام مسجد سمیت 7۔ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ اور دیگر مختلف شہروں میں دینی جماعتوں کی اپیل پر کلمہ طیبہ کی بے حرمتی اور توہین رسالت قانون منسوخ کرانے کی مہم کے خلاف مختلف شہروں میں ہڑتال کی گئی اور مظاہرین نے سڑکوں پر دھرنا دیا۔ دریں اثنا پولیس نے عیسائی بستیوں اور گرجا گھروں کو گھیرے میں لئے رکھا۔

ملتان میں عیسائیوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ پولیس ایلیٹ فورس اور انتظامیہ کی مشترکہ حکمت عملی کے تحت جلوس منتشر کر دیا گیا اور 150 سے زائد مظاہرین گرفتار کر لئے گئے اور البتہ بہاولپور میں مسیحی جلوس نکالنے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی۔

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 04524-211806
رہائش: 211883 / 22238

مبارک ٹاؤن ربوہ
• پلاٹ نمبر 45 رقبہ 7 مرلہ اور
• پلاٹ نمبر 46 رقبہ 5 مرلہ برائے فوری فروخت
رابطہ: فاروق اسٹیٹ
3-E مین مارکیٹ گلبرگ لاہور
5757847-5757848
E MAIL Address
Farooq@aster.Com.Pk

قائم شدہ 1977ء | آئی ٹی سی جی ہاں جو نام ہے اعتماد کا | برائے طلباء و طالبات
انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس (ایئر کنڈیشنڈ) ربوہ
تمام ترضروریات و سہولیات کے ساتھ واحد با اعتماد تجربہ کار ادارہ
پتہ: ریلوے روڈ گلی نمبر 1 بالمقابل یوٹیلٹی سٹور دارالرحمت شرقی ربوہ 343